ابتدائے داستان

ابتدائے داستان یوں ہے کہ محمد شاہ بادشاہ کے زمانے میں راجہ جے سنگھ سوائی نے ، جو مالک جے نگر کا تھا ، صورت نام کیشور سے کہا کہ بیتال پچیسی کو جو زبان سنسکرت میں ہے ، تم برج بھاشا میں کہو۔ تب اس نے بموجب حکم راجا کے برج کی بولی میں کہی۔ سو اب شاہ عالم بادشاہ کے عہد کے بیچ ، اور عصر میں امیر الامراء زبدۂ نوئینان عظیم الشان ، مشیر خاص شاہ کیوان بارگاہ انگلستان ، اشرف الاشراف مارکوئیس ولزلی گورنر جنرل بہادر (دام ملکہ) کے ، مظہر علی شاعر نے ، جس کا تخلص ولا ہے ، واسطے سیکھنے اور سمجھنے صاحبان عالی شان کے ، بموجب فرمان جناب جان گلگرسٹ صاحب (دام اقبالہ) کے ، زبان سہل میں جو خاص و عام بولتے ہیں ، اور جسے عالم و جاہل ، گنی ، کوڑھ ، سب سمجھیں اور ہر ایک کی طبیعت پر آسان ہو ، مشکل کسی طرح کی ذہن پر نہ گزرے اور برج کی بولی اکثر اس میں رہے ، شری للو جی لال کوی کی مدد سے بیان کیا تھا۔

پھر موافق ارشاد مدرس ہندی ، خداوند نعمت جناب کپتان جیمس موٹ صاحب (دام اقبالہ) کے ، تارینی چرن مترا نے چھاپے کے واسطے سنسکرت اور بھاشا کے الفاظ کو جو ریختے کے محاورے میں کم آتے ہیں ، نکال کر مروج الفاظ کو داخل کیا - مگر بعضی اصطلاح ہندوؤں کی ، جس کے نکالنے سے خلل جانا ، بحال رکھی - امید ہے کہ حسن قبول پاوے -

شروع کہانی کا یہ ھے

که دھارا نگر نام ایک شہر، وھاں کا راجا گندھرب سین، اس کی چار رانیاں تھیں ، ان سے چھ بیٹے تھے ، ایک سے ایک پنڈت اور زورآور تھا ۔ قضاکار بعد چند روز کے وہ راجا مر گیا اور اس کی جگه بڑا بیٹا شنک نام راجا ھوا ۔ پھر کتنے دنوں کے پیچھے اس کا چھوٹا بھائی بکرم[1] بڑے بھائی کو مار کر آپ راجا ھوا اور به خوبی راج کرنے لگا ۔ دن به دن اس کا راج ایسا بڑھا که تمام جنبو دویپ کا راجا ھوا اور اچل راج کرکے ساکا باندھا ۔ کتنے دنوں کے بعد راجا نے یه اپنے دل میں بچارا[2] که جن ملکوں کا نام میں سنتا ھوں ان کی سیر کیا چاھیے ۔

یه اپنے دل میں ٹھان ، راج گدی اپنے چھوٹے بھائی بھرتری کو[3] سونپ ، آپ جوگی بن ، ملک ملک کی اور بن بن

۱- ھندو کلاسیکل ڈکشنری کے مصنف سردار دیوی سہائے نے اسے اجین کا والی اور گروبھل کا بیٹا لکھا ھے ۔ بکرم شوپرست تھا ، علم کا مربی اور بڑا شائق تھا ۔ اس کے دربار میں نو شخص عالم فاضل اور لائق تھے ان کو نورتن کہتے تھے ۔ کالیداس ان میں سے ایک تھا ۔ (گ ۔ ن)

۲- بازکر : دل میں اپنے

۳- مشہور شاعر اور صرف و نحو کا مصنف راجه مکرمادیتیه کا بھائی تھا ۔ اس نے تین شتک یعنی سو سو اشلوک کا ایک گرنتھ تصنیف کیے ۔
(۱) شرنگار شتک (عشقیه مضمون میں)
(۲) نیتی شتک (اخلاق مضمون میں)
(۳) ویراگ شتک (تصوف کے مضمون میں)

کی سیر کرنے لگا ۔ ایک براھمن اس شہر میں تپسیا[1] کرتا تھا ، ایک دن دیوتا نے اسے امرت پھل لا دیا ، تب اس نے اس پھل کو اپنے گھر میں لا کر براھمنی سے کہا که جو کوئی اسے کھائے گا ، سو امر ھوئے گا ، دیوتا نے پھل دیتے وقت یه مجھ سے کہا ۔ یه سن کے براھمنی بہت سا روئی اور کہنے لگی که یه ھمیں بڑا پاپ بھگتنا پڑا ، کیوں که امر ھو کے کب تک بھیک[2] مانگیں گے ، بلکه اس سے مرنا بہتر ھے ، جو مر جائیے تو سنسار کے دکھ سے چھوٹیے ۔ تب براھمن بولا که لیتے تو میں لے آیا ، پر تیری بات سن کے میری عقل کھوئی گئی ، اب جو تو بتاوے سو میں کروں پھر اس سے براھمنی نے کہا ، یه پھل راجه کو دو اور اس کے بدلے لکشمی[3] لو ، جس سے دین و دنیا کا کام ھو ۔

یه بات سن براھمن راجا[4] کے پاس گیا اور اسیس[5] دی ، پھل کا احوال بیان کرکے کہا که مہاراج ! یه پھل آپ لیجیے اور مجھے کچھ لکشمی دیجیے ۔ آپ کے چرن جیو[6] رھنے سے مجھے سکھ ھے ۔ پھر راجا نے براھمن کو لاکھ روپے دے ، بدا[7] کر ، محل میں آ ، جس رانی کو بہت سا چاھتا تھا ، اسے وہ پھل دے کر کہا ، ''اے رانی ! تو اسے کھا که امر ھووے گی ، اور ھمیشه جوان رھے گی''

۱- ریاضت ۔
۲- اصل میں 'بیکھ' ۔
۳- دولت ۔
۴- مراد راجا بھرتری ۔
۵- دعائے خیر ۔
۶- مدت‌العمر ۔
۷- وداع ۔

رانی نے اس بات کو سن راجا سے پھل لے لیا ۔ راجا باہر سبھا[1] میں آیا ۔ اُس رانی کا آشنا ایک کوتوال تھا ، اُس نے وہ پھل اُسے دیا ۔ اتفاقاً ایک بیسوا کوتوال کی دوست تھی ، اُس نے اُسے وہ پھل دے کر اس کی خوبی بیان کی ۔ اُس بیسوا نے اپنے من میں بچارا کہ یہ پھل راجا کے دینے جوگ[2] ہے ۔ یہ بات اپنے من میں ٹھہرا ، وہ پھل راجا کو جا کر دیا ۔ راجا نے پھل لے لیا ، اور اُسے بہت سا دھن دے بدا کیا ۔ اور پھل کو دیکھ اپنے جی میں چنتا[3] کر سنسار سے اداس ہو کر کہنے لگا ، کہ اس سنسار کی مایا[4] کسی کام کی نہیں ۔ کیوں کہ اس سے آخر نرک[5] میں پڑنا ہوتا ہے ، تس سے بہتر یہ ہے کہ تپسیا کیجیے اور بھگوان کی یاد میں رہیے ، کہ جس سے آئندہ کو بھلا ہووے ۔

یہ بات دل میں ٹھان ، محل میں جا ، رانی سے پوچھا کہ تو نے وہ پھل کیا کیا؟ ان نے کہا میں اُسے کھا گئی ۔ تب تو راجا نے وہ پھل رانی کو دکھایا ، وہ دیکھتے ہی بھونچکا سی رہ گئی اور کچھ جواب نہ بن آیا ۔ پھر راجا نے باہر آ ، اُس پھل کو دھلوا کر کھایا ، اور راج پاٹ چھوڑ جوگی بن ، اکیلا بن کھنڈ کو سدھارا ۔ بکرم کا راج خالی رہا ۔

۱- دربار ۔ محفل ۔ مجلس ۔
۲- لائق ۔
۳- فکر ۔ سوچ ۔
۴- مال و دولت ۔
۵- جہنم ۔

جب یہ خبر راجا اندر[1] کو پہنچی ، تو اس نے ایک دیو دھارا نگر کی رکھوالی کو بھیجا ۔ وہ دن رات اُس شہر کی چوکی دیا کرتا ۔ غرض اس بات کا شہرہ ملک بہ ملک ہوا ، کہ راجہ بھرتری راج چھوڑ نکل گیا ۔ یہ خبر راجا بکرم بھی سنتے ہی ترت اپنے دیش میں آیا ۔ اُس وقت آدھی رات تھی ، اُس سمے نگری میں جاتا تھا کہ وہ دیو پکارا تو کون ہے ، اور جاتا کہاں ہے؟ کھڑا رہ ، اپنا نام بتا ۔

تب راجا نے کہا ، میں ہوں راجا بکرم ، اپنے شہر میں جاتا ہوں ۔ تو کون جو مجھے روکتا ہے؟ تب دیو بولا کہ مجھے دیوتاؤں نے اس نگری کی رکھوالی کو بھیجا ہے ،

۱- اندر : آسمان ، ہوا ، بادل ، سورگ اور اپسراؤں کا مالک وید ، میں سب دیوتوں سے اس کا بڑا درجہ لکھا ہے ۔ اندر کا رنگ سرخ یا سنہری ہے اور بازو طویل ہیں ۔ یہ اپنی مرضی کے مطابق صورت اور شکل تبدیل کر سکتا ہے ۔ اس کی سواری کا رنگ چمکیلا ہے اور اس کے آگے دو سرخ رنگ کے گھوڑے جوتے جاتے ہیں ۔ دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنا ، ہواؤں اور موسموں کا انتظام ، بارش کرنا اور برق و رعد کا تعین اسی کے اختیارات میں ہے ۔ اسی باعث اسے خوفناک تصور کیا جاتا ہے گوتم رشی کی بیوی اہلیا کو ورغلانے پر رشی کی بددعا سے عورت بن گیا اور اس کا نام سیونی پڑا ۔ ایک دوسری روایات کے مطابق اس بد دعا سے اس کے تمام جسم پر شہوانی اعضاء اُگ آئے ، دیوتاؤں کے رحم پر بعد ازآں یہ نشانات آنکھوں میں تبدیل ہوئے جن کے سبب اس کا نام ''ہزار چشم'' پڑ گیا ۔

اندر کا آسمان سورگ ، دارالسلطنت امراوتی ، محل وتی جینت اور باغ نندن ، کندسار ، پاروشیہ ہیں ۔ سواری کے ہاتھی کا نام ایراوت ، گھوڑی کا نام اچی شرو ، رتھ کا نام دمان ، رتھ وان کا نام ماتلی ہے ۔

چو اتم سچ راجا بکرم ہو تو پہلے مجھ سے لڑو ، پیچھے شہر میں جاؤ ۔ اس بات کے سنتے ہی راجا نے چرنا کاچھ کر اُس دیو کو للکارا ۔ پھر وہ دیو بھی اس کے سنمکھ[1] ہوا ، لڑائی ہونے لگی ، ندان[2] راجا دیو کو پچھاڑ اُس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا ۔ تب اُس نے کہا ، اے راجا! تو نے مجھے پچھاڑا ، لیکن میں تجھے جی دان دیتا ہوں ۔ تب تو راجا نے ہنس کر کہا ، تو دیوانہ ہوا ہے ، کس کو جی دان دیتا ہے ، میں چاہوں تو تجھے مار ڈالوں ، تو مجھے جی دان کیا دیے گا ۔ تب وہ راکس[3] بولا کہ اے راجا! میں تجھے کال[4] سے بچاتا ہوں ۔ پہلے میری ایک بات سن ، پھر بے پروا تمام دنیا کا راج کر ۔

آخر راجا نے اُسے چھوڑ دیا اور اُس کی بات دل دے کے سننے لگا ۔ پھر دیو نے یہ اُس سے کہا کہ اس شہر میں چندربھان نام ایک راجا بڑا داتا تھا ، اتفاقاً ایک روز وہ جنگل کو نکل گیا تو دیکھتا کیا ہے کہ ایک تپسوی درخت میں اُلٹا لٹکا ہوا ہے اور دھواں پی پی کر رہتا ہے ۔ نہ کسو سے کچھ لیتا ہے نہ بات کرتا ہے ۔ اس کا یہ حال دیکھ ، راجا نے اپنے گھر آ ، سبھا میں بیٹھ کر یہ کہا ، جو کوئی اس تپسوی کو لاوے ، وہ لاکھ روپے پاوے ۔ اس بات کو سن کر ایک بیسوا نے راجا کے پاس آ یہ عرض کی ،

۱- سامنے ۔
۲- بالآخر ۔
۳- دیو ۔
۴- موت ۔

اگر مہاراج کی آگیا[1] پاؤں تو اُسی تپسوی سے ایک لڑکا جنوا اُسی کے کاندھے پر چڑھا کر لے آوں ۔ اس بات کے سننے سے راجا کو اچنبھا ہوا اور اُس بیسوا کو تپسوی کے لانے کے واسطے بیڑا دے کر رخصت کیا ۔ وہ اُس بن میں گئی اور جوگی کے مقام پر پہنچ ، دیکھتی کیا ہے کہ وہ جوگی سچ ہی اُلٹا لٹک رہا ہے ۔ نہ کچھ کھاتا نہ پیتا ہے اور سوکھ رہا ہے ۔ ندان اُس بیسوا نے حلوہ پکا اُس تپسوی کے منہ میں دیا ۔ اُسے میٹھا میٹھا جو لگا تو وہ اُسے چاٹ گیا ۔ پھر اُس بیسوا نے[2] اور لگا دیا ۔

اسی طرح سے دو روز تک حلوہ چٹایا کی ۔ اُس کے کھانے سے ایک قوت اُسے ہوئی ۔ تب اُس نے آنکھیں کھول، درخت سے نیچے اتر ، اس سے پوچھا ، تو یہاں کس کام کو آئی؟ بیسوا نے کہا ، میں دیوکنیا ہوں ، سورگ لوک[3] میں تپسیا کرتی تھی ، اب اس بن میں آئی ہوں ۔ پھر اس تپسوی نے کہا ، تمھاری منڈھی[4] کہاں ہے؟ ہمیں دکھاؤ ۔ تب وہ بیسوا اُس تپسوی کو اپنی منڈھی میں لا کر شٹرس[5] بھوجن کروانے لگی ، تو تپسوی نے دھؤاں پینا چھوڑ دیا اور ہر روز کھانا کھانے ، پانی پینے لگا ۔ ندان کام دیو نے اُسے ستایا ، پھر تپسوی نے اُس سے بھوگ کیا[6] جوگ کھویا ۔

۱- اجازت ۔
۲- بارکر : ''نے'' ندارد ۔
۳- عالم بالا ۔
۴- کٹیا ۔
۵- بارکر : کھٹرس یعنی شش ذائقہ ۔
۶- دنیاداری ۔

اور بیسوا کو گربھ[1] رہا - پورے دنوں میں لڑکا پیدا ہوا - جب کئی ایک مہینے کا ہوا ، تب اُس رنڈی نے تپسوی سے کہا کہ گسائیں جی اب چل کر تیرتھ جاترا کیجیے ، جس سے شریر کے سب پاپ کٹیں - ایسی باتیں کر اُسے بہلا ، لڑکا اُس کے کاندھے پر چڑھا ، راجا کی مجلس کو چلی کہ جہاں سے وہ اس بات کا بیڑا اُٹھا کر آئی تھی -

جس وقت راجا کے سامنے پہنچی ، راجا اُس کو دور سے پہچان اور لڑکے کو اُس تپسوی کے کاندھے پر دیکھ ، اہل مجلس سے کہنے لگا ، دیکھو تو یہ وہی بیسوا ہے جو جوگی کے لینے کو گئی تھی - انھوں نے عرض کی کہ مہاراج ! سچ فرماتے ہو یہ وہی ہے اور ملاحظہ فرمائیے کہ جو جو باتیں حضور میں عرض کر گئی تھی ، وے سب وقوع میں آئیں -

یہ باتیں راجا کی اور مجلسیوں کی جب جوگی نے سنیں تو سمجھا کہ راجا نے میری تپسیا کے ڈگانے کے لیے یہ جتن کیا تھا - جوگی یہ اپنے جی میں بچار کر وہاں سے اُلٹا پھر ، شہر کے باہر نکل ، اس لڑکے کو مار ڈال اور ایک جنگل میں جا جوگ کرنے لگا ، اور بعد چند روز کے اُس راجا کا واقعہ ہوا[2] اور جوگی نے جوگ پورا کیا -

غرض اس کا بیورا[3] یہ ہے کہ تم تین آدمی ایک نگر میں اور ایک نکشتر جوگ مہورت میں پیدا ہوئے ہو - تم

۱- حمل -
۲- موت -
۳- شرح - تشریح -

نے راجا کے گھر میں جنم لیا ، دوسرا تیلی کے ہوا ، تیسرا جوگی ، کمہار کے گھر پیدا ہوا - تم تو یہاں کا راج کرتے ہو ، اور تیلی کا بیٹا پاتال[1] کے راج کا مالک تھا ، سو اُس کمہار نے خوب اپنا جوگ سادھ ، تیلی کو مار ، مرگھٹ میں پساچ[2] بنا ، سرس کے درخت میں اُلٹا لٹکا رکھا ہے ، اور تیرے مارنے کی فکر میں ہے - اگر تو اس سے بچے گا تو راج کرے گا - اس احوال سے میں نے تجھے خبردار کیا ، اس سے غافل مت رہنا -

اتنی بات کہہ کر دیو تو چلا گیا - یہ اپنے محل میں داخل ہؤا - جب صبح ہوئی تو راجا باہر نکل بیٹھا ، اور دربار عام کو حکم کیا - جتنے چھوٹے بڑے نوکر چاکر تھے ، سب نے آ آ کے[3] حضور میں نذریں دیں اور شادیانے بجنے لگے - سارے شہر کو عجب ایک طرح کی خوشی و خرمی حاصل ہوئی کہ جا بجا اور گھر بہ گھر ناچ راگ مچ گیا - پھر راجا دھرم راج کرنے لگا -

ایک دن کا ذکر ہے کہ شانت شیل نامی جوگی ایک پھل ہاتھ میں لیے راجا کی سبھا میں آیا ، اور وہ پھل اُس کے ہاتھ میں دے ، آسن[4] اُس جگہ بچھا کر بیٹھا - پھر ایک گھڑی کے پیچھے چلا گیا - راجا نے اُس کے جانے کے بعد اپنے من میں بچارا کہ جسے دیوتا نے کہا تھا وہی تو نہ ہو - یہ گمان کر پھل نہ کھایا اور بھنڈاری کو بلا کر

۱- عالم اسفل
۲- بد شکل روح
۳- بار کر : آ کے آ
۴- بمعنی بوریا

دیا کہ اسے اچھی طرح رکھنا ۔ پر جوگی ہمیشہ اسی طرح سے آتا اور ایک پھل روز دے جاتا ۔ اتفاقاً ایک روز راجا اپنے اصطبل کے دیکھنے کو گیا تھا ، اور مصاحب بھی کچھ ساتھ تھے ، اتنے میں جوگی بھی وہاں پہنچا اور اُسی طرح سے پھل راجا کے ہاتھ دیا ۔ وہ اُسے اچھالنے لگا کہ ایک بارگی ہاتھ سے زمین پر گر پڑا ، اور بندر نے اُٹھا کر توڑ ڈالا ۔ ایسا ایک لعل اُس میں سے نکلا کہ راجا اور اُس کے مصاحب اُس کی جوت[1] دیکھ حیران ہوئے ۔

تب راجا نے جوگی سے کہا کہ تو نے یہ لعل مجھے کس واسطے دیا؟ تب اُس نے کہا اے مہاراج! شاستر میں لکھا ہے کہ خالی ہاتھ اتنی جگہ نہ جائے، راجا ، گرو ، جوتشی ، وید ، بیٹی کے ۔ اس واسطے کہ وہاں پھل سے پھل ملتا ہے ۔ اے راجا! تم ایک لعل کو کیا کہتے ہو ، میں نے جتنے پھل تم کو دیے ہیں ، ان سب میں رتن[2] ہے ۔ یہ بات سن راجا نے بھنڈاری سے کہا ، جتنے پھل تجھ کو دیے ہیں ، اُن سب کو لے آ ۔ بھنڈاری راجا کی آ گیا پا ، ترت لے آیا ، اور اُن پھلوں کو جو تڑوایا تو سب میں سے ایک ایک لعل پایا ۔ جب اتنے لعل دیکھے تو راجا نہایت خوش ہوا ، اور رتن پارکھی کو بلوا لعلوں کو پرکھوانے لگا ، اور یوں بولا کہ ساتھ کچھ نہیں جائے گا ، دنیا میں دھرم بڑی چیز ہے ، جو کچھ ہر ایک پرب[3] کا مول ہو سو دھرم سے کہہ دیجیے ۔

۱۔ آب و تاب
۲۔ لعل
۳۔ نگینہ

یہ بات سن جوہری بولا کہ مہاراج! آپ نے سچ فرمایا ، جس کا دھرم رہے گا ، اس کا سب کچھ رہے گا ۔ دھرم ہی ساتھ جاتا ہے ، اور وہی دونوں جہان میں کام آتا ہے ۔ سنو مہاراج! ہر ایک پرب اپنے اپنے رنگ سنگ ڈھنگ میں درست ہے ، اگر ہر ایک کا مول کروڑ کروڑ کہوں تو بھی ہو نہیں سکتا ۔ فی الواقعہ ایک ایک اقلیم ایک ایک لعل کی قیمت ہے ۔ یہ سن راجا بہت سا خوش ہو، جوہری کو خلعت دے ، رخصت کر ، جوگی کا ہاتھ پکڑ گدی پر لے آیا ، اور کہنے لگا ، میرا تو سارا ملک بھی ایک لعل کا بہا نہیں ہے ، تم نے دگمبر[1] ہو کر جو اتنے رتن میرے تئیں دیے ہیں ، اس کا بچار کیا ہے؟ سو تم مجھ سے کہو ۔

جوگی بولا ، راجا! اتنی باتیں ظاہر کرنی مناسب[2] نہیں ، جنتر ، منتر ، اوشدھ[3] ، دھرم ، گھر کا احوال ، حرام کا کھانا ، بری بات سنی ہوئی ، یہ سب باتیں مجلس میں کہی نہیں جاتیں ، خلوت میں کہوں گا ۔ سنو یہ قاعدہ ہے ، جو بات چھ کان میں پڑتی ہے ، وہ مخفی نہیں رہتی ، چار کان کی بات کوئی نہیں سنتا اور دو کان کی بات برہما[4] بھی نہیں جانتا ،

۱۔ بے سر و پا ۔ ۲۔ بارکر : مناصب ۔ ۳۔ دوا ۔
۴۔ برہما : تمام مخلوق کا پیدا کنندہ ۔ ایشر پرماتما نے ایک دنیاوی بیضہ ڈالا ۔ اس سے برہما جی پیدا ہوئے اور برہما جی سے رشی اور پرجاپتی پیدا ہوئے ۔ برہما جی کا سرخ رنگ اور چار سر ہیں ۔ ابتداء میں پانچ سر تھے ۔ شوجی کی مذمت کے باعث پانچواں سر جلا دیا گیا تھا ۔ برہماجی کے بازو چار ہیں اور ہاتھوں میں تلوار ، کرچھی یعنی سروا ، کمان پرویت ، مالا ، سبوچہ آب یا وید ہیں ۔ برہما جی کی عورت سرسوتی یعنی علم کا دیوتا ہے ۔ برہماجی کی سواری ہنس ہے ۔

آدمی کا تو کیا ذکر ہے ۔

یہ بات سن جوگی کو نرالے[1] میں لے راجا پوچھنے لگا کہ گسائیں جی! تم نے اتنے لعل مجھے دیے اور ایک روز بھی بھوجن نہ کیا ، میں تم سے بہت شرمندہ ہوں ، اپنا جو مطلب ہو سو کہو ۔ جوگی بولا راجا! گوداوری ندی کے تیر مہا سمشان[2] میں منتر سدھ کروں گا ، اُس سے اشٹ سدھ مجھے ملے گی ، سو میں تم سے بکھشا[3] مانگتا ہوں ، ایک روز تم میرے پاس رات بھر رہنا ، تمھارے پاس کے رہنے سے میرا منتر سدھ ہو جاوے گا ۔ تب راجا نے کہا خوب میں آؤں گا ، تم وہ دن بتا جاؤ ۔

جوگی بولا ، بھادوں بدی چودس منگاوار[4] کی سانجھ کو ہتھیار باندھ اکیلے تم میرے پاس آنا ۔ راجا نے کہا تم جاؤ میں مقرر تنہا آؤں گا ۔ اس طرح راجا سے بچن[5] لے ، رخصت ہو ، مٹھ[6] میں جا ، تیار ہو ، سب سامان لے ، وہ تو مرگھٹ میں جا بیٹھا اور یہاں راجا اپنے جی میں فکر کرنے لگا ۔ اس میں وہ ساعت بھی آن پہنچی ۔ تب راجا وہاں تلوار باندھ ، لنگوٹ کس ، اکیلا شب کو جوگی کے پاس جا پہنچا ، اور اُس کو آدیس[7] سنایا ۔

۱۔ خلوت ۔ ۲۔ مرگھٹ ۔ ۳۔ بھیک ۔

۴۔ بھادوں ماہ کی چودھویں رات کا سیاہ نصف

۵۔ قول

۶۔ مندر

۷۔ سلام ، میر حسن کا شعر ہے :

یہ سمجھا بناوٹ کا کچھ بھیس ہے
کہا بڑھ کے جوگی جی آدیس ہے

جوگی نے کہا آؤ بیٹھو ۔ پھر راجا وہاں بیٹھ گیا تو دیکھتا کیا ہے کہ چاروں طرف بھوت پریت ڈائن طرح بہ طرح کی ہولناک صورتیں بنائے ناچتے ہیں ، اور جوگی بیچ میں بیٹھا دو کپال[1] بجاتا ہے ۔ راجا نے یہ احوال دیکھ کچھ ڈر بھو[2] نہ کیا ، اور جوگی سے کہا مجھے کیا آ گیا ہے؟ اُس نے کہا راجا تم آئے ہو تو ایک کام کرو ۔ یہاں سے دکشن طرف دو کوس پر ایک مرگھٹ ہے ، اُس میں ایک سرس کا درخت[3] ، تس میں ایک مردہ لٹکتا ہے ، اُسے میرے پاس ترت لاؤ کہ میں یہاں پوجا کرتا ہوں ۔

راجا کو ادھر بھیج آپ آسن مار جپ[4] کرنے لگا ۔ ایک تو اندھیری رات کی ، ڈراتی تھی ، دوسرے مینہ کی ایسی جھڑی لگی ہوئی ، گویا آج برس کر پھر کبھی نہ برسے گا ، اور بھوت پلید ایسا شور غل کرتے تھے کہ سور بیر[5] بھی ہو تو دیکھ کے گھبرا جائے ۔ لیکن راجا اپنی راہ چلا جاتا تھا ۔ سانپ جو آن آن پاؤں میں لپٹتے تو ان کو منتر پڑھ چھڑا دیتا ۔ ندان جوں توں کٹھن باٹ کاٹ کر راجا اس مسان میں پہنچا تو دیکھا کہ بھوت پکڑ پکڑ آدمیوں کو دے دے مارتے ہیں ۔ ڈائن لڑکوں کے کلیجے چباتی ہیں ، شیر دھاڑتے ہیں ، ہاتھی چنگھاڑیں مارتے ہیں ۔

۱۔ لغوی معنی کھوپڑی یا کاسۂ سر کے ہیں ۔ یہاں مراد غالباً ونیا نما ساز ہے جس کے ساتھ دو کدو لگے ہوتے ہیں ۔ اس زمانے میں شاید کدو کی بجائے کھوپڑیاں بھی استعمال ہوتی ہوں

۲۔ خوف

۳۔ بار کر ; درخب

۴۔ وظیفہ ۔

۵۔ سورما ۔

غرض اس درخت کو جو دھیان کر دیکھا تو جڑ سے پھننگ[1] تلک ہر ایک ڈال پات اس کا دھڑ دھڑ جلتا ہے ، اور ہر چہار طرف سے ایک غوغا برپا ہو رہا ہے کہ مار مار ، لے لے ، خبردار ، جانے نہ پاوے ۔ راجا اس احوال کو دیکھ نہ ڈرا ، لیکن اپنے جی میں کہتا تھا ، ہو نہ ہو یہ وہی جوگی ہے جس کی بات مجھ سے دیو نے کہی تھی ، اور پاس جا کر جو دیکھا تو ایک مردار رسی سے بندھا الٹا لٹکتا ہے ۔

مردے کو دیکھ کر راجا خوش ہوا کہ میری محنت سپھل[2] ہوئی ، کھانڈا[3] پھری[4] لے ، اس پیڑ پر نربھو[5] چڑھ ، ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ رسی کٹ مردہ نیچے گر پڑا ، اور گرتے ہی ڈھاریں مار مار کر رونے لگا ۔ پر راجا اس کی آواز سن ، خوش ہو ، اپنے دل میں کہنے لگا ، بھلا یہ آدمی جیتا تو ہے ۔ پھر اتر کر اس سے پوچھا تو کون ہے ؟ وہ سنتے ہی کھلکھلا کے ہنسا ۔ راجا کو اس بات کا بڑا اچنبھا ہوا ۔ پھر وہ مردہ اسی درخت پر چڑھ کر لٹک گیا ۔ راجہ بھی وہیں چڑھ کر اسے بغل میں دبا نیچے لے آیا اور کہا ، چنڈال ! تو کون ہے مجھ سے کہہ ۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا ۔ راجا نے سوچ کر جی میں کہا ، شاید یہ وہی تیلی ہے جو دیو نے کہا تھا کہ جوگی نے مسان بنا کر رکھا

١- چوٹی ۔
٢- کامیاب ۔
٣- تلوار ۔
٤- ڈھال ۔
٥- بے خطر ۔

ہے ۔ یہ بچار ، اسے چادر میں باندھ جوگی کے پاس لے چلا ۔
جو نر ایسا ساہس[1] کرے گا وہ سدھ[2] ہووے گا ، تب وہ بیتال بولا تو کون ہے اور کہاں لیے جاتا ہے ؟ راجا نے جواب دیا کہ میں راجا بکرم ہوں ، تجھے جوگی پاس لیے جاتا ہوں ۔ اس نے کہا میں ایک شرط سے چلتا ہوں، جو رستے میں تو بولے گا تو میں الٹا پھر جاؤں گا ۔ راجا نے اس کی شرط مانی اور لے چلا ۔ پھر بیتال بولا اے راجا ! پنڈت ، چتر[3] ، بدھیوان[4] ، لوگ جو ہیں ، تن[5] کے دن تو گیت اور شاستر کے آنند میں کٹتے ہیں ، اور کوڑھ مور کھوں کے دن کل کل اور نیند میں ۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ اتنی راہ اچھی باتوں کی چرچا میں کٹ جائے ۔ اے راجا جو میں کتھا کہتا ہوں اسے سن ۔

١- جرأت ۔
٢- کامیاب ۔
٣- چالاک ۔
٤- دانا ۔
٥- ان ۔